

دُرِّ سنجف (قطعات)

مرتب:

ڈاکٹر عباس رضائیر

عباس بک ایجنسی

رستم نگر، درگاہ حضرت عباس لکھنؤ-۳

جلد ۱
مرکز تبلیغات اسلامیہ
کتب خانہ

۱۵/۱۲ مورزا علی اسٹریٹ، امام باڑہ روڈ، ممبئی - ۴۰۰ ۰۰۹
Contact: jabir.abbas@yahoo.com
Tel: 374 3445 Resd.: 371 1929 Fax No: 372 9541 (Attn: Haideri)

مرتب کا صفحہ

تمام روئے زمین پر سوائے علی ابن ابی طالب کے کوئی ایسی ذات نہیں جس کی آنکھیں آغوشِ رسولؐ میں کھلی ہوں اور رسولؐ کی آنکھیں اس کے زانوؤں پر بند ہوئی ہوں۔ ذوالعشیرہ اشاعت دین، تبلیغ سورہ برأت، ہجرت، معراج، مباہلہ، حدیبیہ، فتح مکہ، بت شکنی، بدر، احد، خیبر، خندق، حنین، نہروان، صفین، حجة الوداع، نبی کی دامادی، جانشینی اور علمداری غرض تاریخِ اسلام کا کوئی ایسا باب نہیں جس کا آغاز حضرت علیؑ کے بغیر ہو سکے۔

میری نظر میں کوئی انسان اس وقت تک مومن ہو ہی نہیں سکتا جب تک اس کے دل میں محبتِ علیؑ موجیں نہ مارنے لگے اور کوئی مرد اسی وقت تک بہادر نہیں ہو سکتا جب تک اس کے لبوں سے ”یا علی“ کا نعرہ نہ بلند ہو جائے۔

منقبت گوئی مولا علیؑ کے لئے باعثِ افتخار نہیں بلکہ مولا علیؑ کا نام منقبت گوئی کے لئے وجہِ افتخار ہے۔ حضرت علیؑ کو خراج عقیدت پیش کرنے والوں میں شافعی، حسان، کیت اسدی، دہلوی

انتساب

حضرت

فاطمہؑ

بنت

اسدؑ

کے

نام

شترکاء

آتش لکھنوی	ماقب لکھنوی	ذوق دہلوی
آرزو لکھنوی	جاوید وششت	رشید شہیدی
جگن ناتھ آزاد	جرار اکبر آبادی	آل رضا جلال پوری
آذر بارہ بنکوی	جعفر لکھنوی	رضاسرسوی
اشیم جرولی	جمیل مظہری	رضا مورانوری
اختر زیدی	حاصل لکھنوی	رعناسرسوی
عباس ارشاد	حسن فراز	ریاض جرولی
اسیر لکھنوی	حسین جاسٹھی	ریاض خیر آبادی
سید نواب افسر	حیات لکھنوی	زاہد جعفری
علامہ اقبال	حیدر کرت پوری	تصور حسین زیدی
اکرام صابری	خار بارہ بنکوی	سالک لکھنوی
امیر انصاری	خورشید سرسوی	علی محمد تنچے
انقلاب سرسوی	خورشید بہلوری	سرور نواب
میر انیس	مرزا دبیر	آغا سرودش
بال کالپی	دبیر سیتا پوری	سعید شہیدی
پیام اعظمی	درد بہلوری	سجاد لکھنوی
بابا ذہین شاہ تاجی	درشن سنگھ	شارب لکھنوی

خزاعی، اسماعیل حمیری، ابوالخیر کشفی، عطار روم، حافظ سنائی، فردوسی، جامی، سعدی، شمس تبریز اور شاہ نعمت اللہ جزائری سے لے کر برٹریڈ رسل، فلپس بیٹی، شیلی شملیل، جارج جرداق ایٹھائیل نعیمیہ، نامس کارلائل اور سلیمان کتائی تک شاعروں اور مفکروں کا ایک لامتناہی سلسلہ ہے۔ ایسے میں اردو کے ایک سو گیارہ شعراء کے کلام سے ”درِ نجف“ کی شکل میں اس مختصر سے انتخاب کی یہ ادنیٰ سی کوشش فضائل علی کے بے کنار سمندر میں کوئی اضافہ تو ہرگز نہیں ہو سکتی۔ البتہ میری عقیدتوں کے یہ چند قطرے میرے لئے باعثِ شفاعت ضرور ہو سکتے ہیں۔

اے شہنشاہِ نجف اور اے مشکل کشائے کائنات! میرے اس گمان کو یقین کا درجہ عطا کر۔

عباس رضائیر

صدر شعبہ اردو (ایم۔ ایچ۔ پی۔ جی کالج)

مراد آباد

عاشق شیدا علی مرتضیٰ کا ہو گیا
دل مرا بندہ نصیری کے خدا کا ہو گیا
کون تجھ سا ہے ولی اللہ اے مولا مرے
کعبہ پیدائش سے تیری گھر خدا کا ہو گیا
خواجه حیدر علی آتش



نفس اتنا مضحل ایمان اس درجہ قوی
نان جو توڑے نہ ٹوٹے باب خیبر توڑ دے
جب علی سا نا خدا ہو اور خدا سا کار ساز
چھوڑ دے طوفان میں کشتی کو لنگر توڑ دے
علامہ آرزو

مبجربسجلی	فیروز ناہر پوری	شاعر جمالی
معصوم اعظمی	یوشع فیضی	شعلہ جون پوری
مٹان چشتی	قاسم شبیر	شفیق شادانی
منیر شکوہ آبادی	قمر جلالوی	ہلیل شمس
میثم زیدی	قیصر عقیل	شمیم امرہ ہوی
ناشر نقوی	کاظم بناری	شمیم کرہانی
نایاب بلوری	کاظم جرولی	مرزا اشفاق شوق
ناطق پھندیزی	کوثر کیرانوی	شہرت لکھنوی
ڈاکٹر نسیم مظفر	کوثر لکھنوی	صدف جون پوری
نظر عسکری	دلورام کوثری	ضمیر الد آبادی
نظیر باقری	کیف جلال پوری	طفیل چتر ویدی
نوری جرولی	کیف کرمانی	طیب کاظمی
نیر جلال پوری	کیفی سنجلی	ظفر حسین ظفر
نیر سوسوی	شہزادہ گلریز	عارف بکھروی
نیر مجیدی	ماہر لکھنوی	عاشور کاظمی
وقار ناصری	محسن نقوی	عرفان صدیقی
ولی دکنی	محمود جمالی	عزیز قریشی
ہلال نقوی	محمود سعیدی	عسکین امرہ ہوی
ہوش جون پوری	مظفر رزی	فاضل لکھنوی
	مظفر وارثی	نحری جعفری

۳

بھلا ڈالی جو تعلیم امیر المومنین تم نے
تو کہہ سکتے نہیں دنیا ترا انجام کیا ہوگا
نصیری نے خدا کہہ کر جس انسان کو پکارا تھا
کوئی سوچے اس انسان کا خدا کتنا بڑا ہوگا
پروفیسر جگن ناتھ آزاد



۴

عمل کا فکر کا احساس کا وقار کا نام
علی ہے گلشنِ اسلام کی بہار کا نام
علی ہے نقطہ پر نور بائے بسم اللہ
علی ہے اصل میں قرآن کے اختصار کا نام
آذر بارہ بنگوی

۵

حیدر کی عطا پہ حل اتی شاہد ہے
اور تیغ زنی پہ لافتی شاہد ہے
کعبے کی ولادت پہ پیمبر ہیں گواہ
مسجد کی شہادت پہ خدا شاہد ہے
ظفر مہدی اشیم جرولی



۶

جاننے کی حد جہاں تک تھی اسے جانا گیا
کون کہتا ہے کہ اس کے حق کو پہچانا گیا
ہم علی کو اس لئے کہتے ہیں عبدِ لاشریک
ایک ہی بندہ تو ہے جس کو خدا مانا گیا
اختر زیدی حیدر آبادی

۹

انبیاء کی مشکلوں میں کام آئے ہر جگہ
آگ میں گلشن بنے طوفان میں لنگر بنے
آج تک اسلام نے دیکھا نہیں یہ معجزہ
باب کعبہ بند ہو دیوار کعبہ در بنے
سید نواب افسر



۱۰

منزل راہ رواں دور بھی دشوار بھی ہے
کوئی اس قافلے میں قافلہ سالار بھی ہے
بڑھ کے خیبر سے ہے یہ معرکہ دین و وطن
اس زمانے میں کوئی حیدر کرار بھی ہے
علامہ اقبال

۱۳

۷

دوشِ نبی پر میری بلندی کا یہ عالم تھا
عرش کا تارہ چھو سکتا تھا ہاتھ بڑھا کر میں
چھو سکتا تھا عرش کا تارہ پھر بھی کیوں چھوتا
اس کو جب بلوا لیتا ہوں اپنے در پر میں
عباس ارشاد نقوی



۸

جس ماہ نو کو اذن نہ دیں وہ قمر نہ ہو
حکم علی نہ ہو تو کوئی شب سحر نہ ہو
مقصود سے ہے دور جو دشمن ہے آپ کا
کافر دعا کرے تو دعا میں اثر نہ ہو
سید مظفر علی اسیر

۱۲

۱۱

مجھ کو دنیا کی بہاریں نہ دکھا اپنے ناصح
رکھ کے میں سجدِ خضریٰ پہ نظر بھول آیا۔
شیخ کعبے میں تو لے آیا ہے مجھ کو لیکن
میں در حیدر کزار پہ سر بھول آیا
صوفی اکرام صابری



۱۲

بزم امکان میں نور ازلی کہتے ہیں
خم کا دربار سجا ہو تو ولی کہتے ہیں
عرش سے لوٹنے والا تو نبی ہے لیکن
عرش پر بولنے والے کو علی کہتے ہیں
امیر انصاری

۱۳

۱۳

ہزار کام بناتی ہے دل کی دانائی
میں اپنا بگڑا عقیدہ سنوار لیتا ہوں
خدا سمجھ کے علی کو میں کچھ نہیں کہتا
علی سمجھ کے خدا کو پکار لیتا ہوں
انقلاب سرسوی



۱۴

خورشید شرف برج شرف میں ہوگا
جوہر معدن میں ذرِ صدف میں ہوگا
مشرق میں کہ مغرب میں کرو دفن اسے
جو عاشق حیدر ہے نجف میں ہوگا
میر انیس

۱۵

۱۵

ہر ایک رخ سے عظیم اور باکمال ملے
علیٰ کے در کے تو ذرے بھی لا زوال ملے
علیٰ کا ذکر فریضہ قرار دینے میں
پتہ لگایا تو جبریل ہم خیال ملے
بلال کاظمی



۱۶

غشا بھی ہے معنی بھی ہے تحریر بھی ہے
آیات کی نکمری ہوئی تصویر بھی ہے
کہنا ہی ہے کافی تو علیٰ کو کہنے
قاری بھی ہے قرآن بھی ہے تفسیر بھی ہے
پیامِ اعظمی

۱۶

۱۷

اس روح کو پیانہٴ عنصر سے نہ ناپ
عارف ہے خود اپنی وہی معروف ہے آپ
جو باپ ہیں سب کے وہ بنے مٹی سے
لیکن ہیں ابتراب مٹی کے باپ
بابا زہین شاہ تاجی



۱۸

آلامِ جہاں سے مطمئن پھرتے ہیں
ہو ہو کے جواں بختِ مبین پھرتے ہیں
یا شاہِ نجف عجب ہے تیری سرکار
در پر تیرے پھیرا ہو تو دن پھرتے ہیں
ثاقب لکھنوی

۱۷

۱۹

ہے سر زمین ہند تو پوجا کی سرزمین
پوجا ہماری بندگی بو تراب ہے
اس در سے پھر گئے تو رہیں گے اسیر جہل
یہ باب شہر علم پیہر کا باب ہے
جاوید دشت



۲۰

قلم یہ کہتا ہے دنیا کے ہر مورخ کا
یہ معجزہ مجھے کیسا دکھائی دیتا ہے
میں لکھ رہا ہوں فضائل علی کے صدیوں سے
مگر ورق ابھی سادہ دکھائی دیتا ہے
جرار اکبر آبادی

۱۸

۲۱

✓
ہماری فکر کے جب جب قدم پھسلنے لگے
علی کا نام لیا اور ہم سنبھلنے لگے
فرشتے جاتے ہیں جنت میں روٹیاں لے کر
علی کے ٹکڑوں پہ دونوں جہان پلنے لگے
جعفر لکھنوی



۲۲

✓
یارب اک آیت جلی پیدا کر
سلطان کے بھیس میں دلی پیدا کر
بھرنی ہے سیاست میں جو روح اخلاق
پھر قلب محمدؐ سے علی پیدا کر
جمیل مظہری

۱۹

۲۵

مرے غم کی رات کو بھی شب غم کہا نہ جائے
جو خوشی میں آنکھ نم ہو اسے غم کہا نہ جائے
جو خوشی خوشی علی کی نہ فضیلتوں کو لکھے
اسے اس طرح تراشو کہ قلم کہا نہ جائے
حسین حیدر جانشینی



۲۶

کون نظروں میں سمائے کس کی قسمت دیکھئے
جسم حق ہیں سے جو حیدر کی فضیلت دیکھئے
ہے شرف حیدر کا مولود حرم ہونا مگر
جس میں یہ پیدا ہوئے اس گھر کی قسمت دیکھئے
حیات لکھنوی

۲۱

۲۳

بنت اسد کا مثل کہاں ہے
جس کی بہو خاتون جناں ہے
زوجہ عم مرسل اعظم
شیر کی بیٹی شیر کی ماں ہے
حاصل لکھنوی



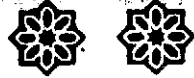
۲۴

لکھا ہے صاف یہ میری سند میں
اہم احکام داور پڑھ چکا ہوں
مکمل ہو گئی تعلیم میری
کتاب عشق حیدر پڑھ چکا ہوں
حسن فراز

۲۰

۲۹

اعلان ہو رہا ہے امامت کے شہر میں
بھوکا نہ سوئے کوئی سخاوت کے شہر میں
ماں کا کرم ہے نادِ علی حفظ ہے مجھے
بچپن سے رہ رہا ہوں حفاظت کے شہر میں
خورشیدِ سرسوی



۳۰

وجہ خدا تولدِ گھر میں خدا کے ہوگا
کعبے میں در بنا ہے دھوکا نہیں نظر کا
یہ ہے نظامِ قدرت ہو بے مثال شادی
لڑکی نبی کے گھر کی لڑکا خدا کے گھر کا
خورشیدِ ہلوری

۲۳

۲۷

کلا علی کا نام جو میری زبان سے
برساتِ رحمتوں کی ہوئی آسمان سے
ساتوں طبق کو کاٹ کے رکھ دے گی ذوالفقار
ہٹ جائیں جبریل اگر درمیان سے
حیدر کرت پوری



۲۸

جب کبھی حق کی بات چلی
چنڑ گیا ذکرِ ابنِ علی
مشکلوں کا کیوں ڈر ہو خمارِ علی
یاد نہیں کیا نادِ علی
خمار بارہ بنکوی

۲۲

۳۱

خورشید سرِ شام کہاں جاتا ہے
روشن ہے دیر پر یہ جہاں جاتا ہے
مغرب ہی کی جانب تو ہے قبرِ حیدر
یہ شمع جلانے کو وہاں جاتا ہے
مرزا دیر



۳۲

کھلے مسجد میں جس کے خانہ اطہر کا دروازہ
گرا دیتے ہیں اس پر لوگ اس کے گھر کا دروازہ
بلاغت کے نگینوں سے سلونی صاف لکھا ہے
بھلا لگتا ہے شہرِ علم میں حیدر کا دروازہ
دیرِ بیتا پوری

۲۴

۳۳

علی کے نام پہ تکیہ کیا کیا نہ کیا
پھر ایسے شخص کا کیا ہے جیا جیا نہ جیا
ابھی بھی وقت ہے مولائیوں میں آجاؤ
کہ پھر حیات نے موقعہ دیا دیا نہ دیا
دروہ پوری



۳۴

حکمت کی بھیک کے لئے پھیلائے دونوں ہاتھ
میں اس نبی کے پاس گیا جس کی دھوم ہے
لیکن سوالِ علم پہ ارشاد یہ ہوا
حیدر کے در پہ جا کہ وہ بابِ العلوم ہے
درشن سنگھ

۲۵

۳۵

کرے ہے مہر علی دل کو صاف پر انوار
طلوع شمس پہ موقوف ہے وجود نہار
علی سے کیسے نہ ہو زیر لشکر کفار
علی ہے شکل علی اور علی ہے حرف جار
استاذ ذوق دہلوی



۳۶

فراز دار سے میثم بیان دیتے ہیں
کہ ہم علی کی محبت میں جان دیتے ہیں
علی کی جائے ولادت کی بات جب آئی
کہا خدا نے ہم اپنا مکان دیتے ہیں
رشید شہیدی

۳۷

بات لگتی ہو جو بھلی کر لو
زندگی اور بھی چلی کر لو
گھر کی چوکھٹ کے پاس ہے سیلاب
اب تو یار و علی علی کر لو
آل رضا جلال پوری



۳۸

جدار خانہ کعبہ رہے گی محشر تک
فلک کی مانگ میں یہ کہکشاں رہے نہ رہے
چھری کی دھار پہ یہ خوں سے لکھ گئے میثم
علی کا ذکر تو ہوگا زباں رہے نہ رہے
رضاسر سوی

۳۹

بچاؤ بکلیں بعد احترام کاغذ پر
میں لکھ رہا ہوں اماموں کے نام کاغذ پر
بیان نیچ بلاغہ کی دستیں کیا ہوں
سٹ کے آگیا سارا نظام کاغذ پر
رضا سورانوی



۴۰

بعد رسول وارث قرآن کون ہے
آخر خدا کے دیں کا نگہبان کون ہے
دنیا میں یوں تو حافظ قرآن ہیں بہت
یہ دیکھئے محافظ قرآن کون ہے
رعنا سرسوی

۲۸

۴۱

خالق نیچ بلاغہ ہے محافظ اس کا
غیر ممکن ہے کہ قرآن کی بلاغت سوئے
مال بک جانے پہ سو جاتا ہے تاجر جیسے
یوں ہی جاں بچ کے حیدر شب ہجرت سوئے
ریاض جرولی



۴۲

عظمت اس نام مبارک کی نہیں کس دل میں
جس کو دیکھا وہ غلام شہ مرداں نکلا
جتنے سورے ہیں وہ ہیں نام علی کی تفسیر
وہی قرآن وہی معنی قرآن نکلا
ریاض خیر آبادی

۲۹

۳۵

علی کے وار کی ڈالی ہوئی نشانی ہے
اسی سے شہر جبریل میں گرانی ہے
قضا نے بڑھ کے کہا ہوشیار اے مرحب
علی کے ہاتھ میں یہ تیغ آسانی ہے
سالک لکھنوی



۳۶

اللہ کا اللہ کے بندوں کا نبی کا
اک ذات علی ہے جو سہارا ہے سبھی کا
حیدر کی غلامی کا شرف ہم کو ہے حاصل
دعویٰ ہمیں یوں ہی نہیں اعلیٰ نسب کا
علی محمد ہے

۳۱

۳۳

جو لکھ رہے ہو تو سطرین جلی جلی لکھ دو
میں ایک تہہ گو بالکل جلی جلی لکھ دو
مرے کفن کو مرے آنسوؤں سے تر کر کے
تمام خاک شفا سے علی علی لکھ دو
زاہد جعفری



۳۴

بے نور ہوا عرصہ ایام نہ لکھنا
سورج سر نیزہ ہے ابھی شام نہ لکھنا
زیدی کبھی فہرست غلامان علی میں
قبر سے بلا پوچھے نیا نام نہ لکھنا
تصور حسین زیدی

۳۰

۴۹

نہ بھول کر بھی کبھی تم کسی کی بات کرو
خدا کا ذکر کرو یا علی کی بات کرو
مری لحد میں اندھیرا یہ غیر ممکن ہے
جہاں علی ہیں وہاں روشنی کی بات کرو
سعید شہیدی



۵۰

علی کی جائے ولادت ہے خانہ کعبہ
جہاں میں اس سے بڑی اور کیا فضیلت ہے
طواف کعبہ ہے لازم ہر اک مسلمان پر
طواف کعبہ کا مطلب علی کی بیعت ہے
سگار لکھنوی

۳۳

۴۷

تحریر سلونی میں جلی لکھا ہے
جاگیر امام ازلی لکھا ہے
قدرت نے لدنی کے قلم سے سرور
ہر علم کے ماتھے پہ علی لکھا ہے
سرور نواب



۴۸

خدا کے گھر قدم بوتراہ آیا ہے
جہاں چراغ نہ تھا آفتاب آیا ہے
جہاں سے آیتیں لاتے ہیں جبریل امیں
یہ لافٹی کا وہیں سے خطاب آیا ہے
آغا سروس

۳۲

۵۳

دستِ رب تو نے ہی دروازہ شب کھولے ہیں
یعنی ہر دور کے اوراقِ ادب کھولے ہیں
بے نیازی تری واجب کی حدوں میں بولی
تو نے عباس کو مانگا ہے تو لب کھولے ہیں
شعلہ جون پوری



۵۴

جھلک رہی ہے ریاضتِ علی کے چہرے پر
رسول کی سی شرافتِ علی کے چہرے پر
جو سوچے تو فضیلت کی آخری معراج
نگاہ کرنا عبادتِ علی کے چہرے پر
شفقِ شادانی

۵۱

کبھی چھپے گا نہ قرآن و اہلیت کا ساتھ
رہے بغیر معلمِ کتاب نا ممکن
کھلا تو سب کے لئے ہے نبی کے علم کا در
مگر بغیر درِ بورتاب نا ممکن
شاربِ لکھنوی



۵۲

خدا سے مانگتے ہیں اور نبی سے مانگتے ہیں
ہے جس کے ہاتھ میں سب کچھ اسی سے مانگتے ہیں
مگر خدا کی قسم یہ بھی اک حقیقت ہے
مصیبتوں میں مدد ہم علی سے مانگتے ہیں
شاعرِ جمالی

۵۷

پیر میخانہ کے ہاتھ سے
میرا ساقی سنوارا گیا
چوم لیں ایسے ہونٹوں کو ہم
جن سے مولا پکارا گیا
شیم کرہانی



۵۸

ادب کی دوستی مہنگی پڑے گی
زباں کی چاشنی مہنگی پڑے گی
قصیدہ مدح حیدر میں سناؤ
وگر نہ شاعری مہنگی پڑے گی
مرزا محمد اشفاق شوق

۵۵

زمیں لب کھولتی ہے سگریزے بول اٹھتے ہیں
علیٰ آواز دیتے ہیں تو مردے بول اٹھتے ہیں
ہمیں تو دار پر مدح علیٰ کرنے کی عادت ہے
ہمارے سر ہوں نیزوں پر تو نیزے بول اٹھتے ہیں
تکلیل حسن ششی



۵۶

کھلا رکھئے یقیں کے ساتھ اپنے گھر کا دروازہ
مقفل کر دیا خیر البشر نے شر کا دروازہ
علیٰ کے ذکر میں شامل عدو کا ذکر مت کچے
کہیں دیکھا ہے شمشے کا مکاں پتھر کا دروازہ
شیم امرہوی

۶۱

چہرہ علی کا اتنا ہے نکھرا غدیر میں
 حوریں اتارنے لگیں صدقہ غدیر میں
 بادل وفا کا پیاس بجھانے کو دین کی
 اٹھا تھا ذو العشرہ میں برسا غدیر میں
 ضمیر اللہ بادی



۶۲

اپنا ہر لفظ داستان علی
 ہم کہ ٹھہرے ہیں ترجمان علی
 آنکھ بھی کھولتے نہیں بننا
 میرے دل میں ہے وہ جہان علی
 طفیل چتر ویدی

۳۹

۵۹

کس کے آنے کی یارب خبر ہوگئی
 شام غم آشنائے سحر ہوگئی
 آئیں بیت اسد تو جدار حرم
 کچھ ادھر ہوگئی کچھ ادھر ہوگئی
 شہرت لکھنوی



۶۰

کیا خوب مدحتوں کا سفر رات بھر رہا
 محفل میں آفتاب سحر رات بھر رہا
 سراج کے ڈوبنے سے ذرا بھی پڑا نہ فرق
 لفظوں کی روشنی کا اثر رات بھر رہا
 صدف جون پوری

۳۸

۶۳

اپنے اوصافِ ربانیت سوئپ کر کبریائی کی جلوہ گری کے لئے
حق نے بھیجا علی کو بشکل بشر کیا یہ کم فخر ہے آدمی کے لئے
میرے مولا نے مردوں کو زندہ کیا اور مغرب سے سورج بھی پلٹا لیا
آپ ہی اب بتائیں خلیلِ خدا کیا خیال آپ کا ہے علی کے لئے
طیب کاظمی



۶۴

تڑپ کے رہ گئے سارے عرب کے سوداگر
رضا علی نے خریدی خدا نے دام لیا
زمین کٹ گئی ہوتی پروں کی کیا گنتی
مگر علی نے کلائی کا زور تھام لیا
ظفر حسین ظفر جلال پوری

۶۵

ہر قلب ہر زباں نے کہا یا علی مدد
ہر پیر ہر جواں نے کہا یا علی مدد
گرتا ہوا زمین پہ بچے سنبھل گیا
بے ساختہ جواں نے کہا یا علی مدد
عارف بگھروی



۶۶

دستِ نبی و شیر خدا یا علی مدد
انسانیت کے عقدہ کشا یا علی مدد
ہم نے کہا تو موردِ الزام ہو گئے
خیبر میں خود نبی نے کہا یا علی مدد
عاشور کاظمی

۶۹

ہلچل مچی بتانِ حرم کی جہان میں
آیا مکان والا جب اپنے مکان میں
مکان بھر کے کھول دیں آنکھیں علی نے پھر
چپکے سے کچھ کہا جو محمدؐ نے کان میں
غملکین امر وہوی



۷۰

دھوپ نے اس جگہ پر نہ رکھے قدم
جس جگہ سایہ ہو تراب آگیا
تیغ حیدرؑ سے وہ خار بھی بچ گئے
جن کی شاخوں میں کوئی گلاب آگیا
فاضل لکھنوی

۶۷

وہی ہیں مرجع لفظ و بیاں علیؑ سے کہو
جو دل میں ہے وہ دل آزر دگاں علیؑ سے کہو
انہیں خبر ہے کہ کیا ہے ورائے صوت و صدا
لب سکوت کی یہ داستان علیؑ سے کہو
عرفان صدیقی



۶۸

سبھی نے سمجھا علیؑ کو نبی شبِ ہجرت
وہ بے پناہ شریعت نہیں تو پھر کیا ہے
سوال ہے یہ شریعت سے احترام کے ساتھ
وہ ایک شب کی نبوت نہیں تو پھر کیا تھی
عزیز قریشی

۷۱

سمجھ کے کار رسالت رسولِ شام و سحر
جھلا رہے ہیں جناب امیر کا جھولا
مثال اس کی زمانے میں مل نہیں سکتی
کہ بادشاہ جھلائے وزیر کا جھولا
فخریٰ؟ عفریٰ



۷۲

سیرت و قول پیبرِ ایک پل بھولے نہیں
یاد ہے نادِ علی مشکل کا حل بھولے نہیں
حافظ دیکھو ہمارا ہم غدیرِ خم کے بعد
آج تک جی علیٰ خیر العمل بھولے نہیں
ڈاکٹر فیروز ناہر پوری

۴۴

۷۳

اوج پہ اپنی فکرِ رسا کا آج مقدر لگتا ہے
اپنے تخیل کا ہر زینہ خم کا منبر لگتا ہے
نفسِ علی کا مرضِ حق سے سودا ہے یہ مصر نہیں
اس کے لئے شب بھر بازارِ نفس پیبر لگتا ہے
یوشع فیضی



۷۴

اگر شعور کہیں بے امام ہوتا ہے
تو ایک سانس کا لینا حرام ہوتا ہے
ہزار شاعر و دانشور و ادیب لکھیں
کہیں علی کا قصیدہ تمام ہوتا ہے
قاسم شبیر نقوی

۴۵

۷۷

شور ناقوس کا اٹھتا تھا جہاں سے پہلے
اب عبادت وہیں ہوتی ہے ازاں سے پہلے
یہ تری جلوہ نمائی نے سمجھنے نہ دیا
دھوکا کھایا تھا نصیری نے کہاں سے پہلے
کاظم بناری



۷۸

اے تابِ نظر لم یزی بیٹھے ہیں
یا احمدِ مرسل کے وحی بیٹھے ہیں
محشر ہے تو معبودِ حقیقی ہوگا
چہرے سے تو لگتا ہے علی بیٹھے ہیں
کاظم جرولی

۴۷

۷۵

منتظم کعبے کا آ پہنچا صفائی کے لئے
اے تو اب اور گھر ڈھونڈو خدائی کے لئے
چیرتے ہیں کلمہ اژدر کو جھولے میں علی
آج پہلی مشق ہے خیر کشائی کے لئے
تقرجالوی



۷۶

فضیلتوں میں علی کی کوئی کلام نہیں
سحر یہ ایسی ہے جس کی کہیں بھی شام نہیں
تمام ہو گیا قرآن قل کے سورے پر
کتابِ عظمتِ حیدر کا اختتام نہیں
قصرِ عقیل

۴۶

۸۵

خیبر کا ٹوٹنا ہو کہ رجعت ہو شمس کی
 دو انگلیوں کا کھیل نظر کا کمال ہے
 ہر بات کا جواب زمانے کو مل گیا
 لیکن علی کی ذات ابھی تک سوال ہے
 شہزادہ گلریز



۸۶

اپنا جمال دیکھ کے حیدر کو دے دیا
 جو کچھ بھی تھا خزانہ پروردگار میں
 قنبر مہار ناقہ اگر چھوڑتے نہیں
 مولا علی نے دے دیا ہوتا قطار میں
 ماہر لکھنوی

۸۳

ورد یہ صبح و شام اچھا ہے
 بس علی ہی کا نام اچھا ہے
 ساری دنیا کے بادشاہوں سے
 اک علی کا غلام اچھا ہے
 کیف کرمانی



۸۴

اے خدا تیری مشیت کی گواہی کون دے
 کافروں میں نور وحدت کی گواہی کون دے
 بھیج دے جلدی ابو طالب کے بیٹے کو یہاں
 مسئلہ یہ ہے رسالت کی گواہی کون دے
 کیفی سنجل

۸۹

دعا جب آئی ہے لب پر ترے حوالے سے
بدل گئے ہیں مقدر ترے حوالے سے
انہیں یقین بدل دے کچھ ایسا کر مولاً
ہمیں گماں ہے جو خود پر ترے حوالے سے
مختور سعیدی



۹۰

یہ اوج و اقتدار یہ عظمت علی کی ہے
ہر فتح زندگی میں شجاعت علی کی ہے
ہے آسماں کو ناز کہ تیرہ رجب ہے آج
یہ روشنی نہیں ہے ولادت علی کی ہے
مظفر رزی

۵۳

۸۷

نفس نفس جو عقیدت میں ڈھل گیا ہوگا
تمہارا خوف سکوں میں بدل گیا ہوگا
کنویں سے بچ کے نکلتا محال تھا یوسف
علی کا نام زباں سے نکل گیا ہوگا
محسن نقوی



۸۸

اے کیا کام پھر پیر و ولی سے
ملا ہو سلسلہ جس کا علی سے
کجا ذرے کجا خورشید تاباں
بھلا خاروں کو کیا نسبت کلی سے
مختور جمالی

۵۲

۹۱

آئینہ خانے اسے عکس جلی کہتے ہیں
لہجہ عشق میں ولیوں کا ولی کہتے ہیں
حرف حرف اس کو پڑھا میں نے تو معلوم ہوا
لغتِ دین محمدؐ کو علیؑ کہتے ہیں
مظفر وارثی



۹۲

علیؑ کے منہ میں نبیؐ نے زباں دی حیرت کیا
نبیؐ ہر ایک حقیقت کو جان لیتا ہے
زبان ہر کس و ناکس کو دی نہیں جاتی
رسولؐ سوچ سمجھ کر زبان دیتا ہے
معجز سنبھلی

۹۳

جب سے ملی فضا کو شفق رنگی غدیر
اسلام کے افق پہ انوکھا نکھار ہے
حادث کا خون پی گئے ذرے غدیر کے
پتھر نہیں ہے یہ غضب کردگار ہے
معصوم اعظمی



۹۴

دل میں علیؑ زباں پہ علیؑ روح میں علیؑ
میرے لئے تو بس یہی کیف دوام ہے
تربت سے میری کہہ کے فرشتے چلے گئے
سونے دو اس کو یہ تو علیؑ کا غلام ہے
مٹان چشتی

۹۷

تجربہ میرا یہ اپنا ہے بنام حیدر
رہلہ جوان سے ہو تقدیر چمکتی ہے بہت
میری آنکھوں میں عجب نور سا جاتا ہے
یا علی لکھوں تو تحریر چمکتی ہے بہت
ناشر نقوی



۹۸

جو کل حیات میں اک رات محو خواب ہوا
اسی کا نفس مشیت کا انتخاب ہوا
غدرِ خم میں جو اوڑھے تھا مصلحت کی ردا
وہ ظلم کرب و بلا آکے بے نقاب ہوا
نایاب بلوری

۵۷

۹۵

حیدر ہے رسول ایزدی کا بازو
ایسا ممکن نہیں کسی کا بازو
معنی یہ اللہ سے ظاہر ہے منیر
اللہ کا ہاتھ ہے نبی کا بازو
منیر شکوہ آبادی



۹۶

دو جہاں پر ہے اختیار اسے
زیب دیتی ہے ذو الفقار اسے
مرضی رب خرید لی اس نے
نہند آئی تھی ایک بار اسے
میشم زیدی

۵۶

۱۰۱

مرقد میں علی آئے اٹھ وقت نماز آیا
قرآن کا چہرہ پڑھ یہ وقت تلاوت ہے
مدارج علی تیری تقدیر کا کیا کہنا
جینا بھی عبادت ہے مرنا بھی عبادت ہے
ذاکرتسیم الغفر



۱۰۲

خطیب وہ ہے مگر لہجہ خطاب ہے تو
اسے نقاب میں رہنا ہے بے نقاب ہے تو
جہاں رسول کو معراج ہونے والی ہے
اسی جناب میں پہلے سے باریاب ہے تو
نظر عسکری

۵۹

۹۹

اعجاز بہار اب کے جیسا آنکھوں نے کبھی دیکھا ہی نہیں
شاخوں میں فقط گل ہی گل ہیں گلشن میں کوئی کانٹا ہی نہیں
خیبر ہی پہ کچھ موقوف نہیں جس جنگ سے جی چاہے پوچھو
جس معرکے میں ہوتے ہیں علی بے فتح ہوئے رہتا ہی نہیں
ماہلق پھند یزدوی



۱۰۰

کتاب حکمتِ رُحٰن پڑھ رہا ہوں میں
بہ آگہی و بہ ایقان پڑھ رہا ہوں
مرا شعور تلاوت ہے قاریوں سے الگ
علی کو دیکھ کے قرآن پڑھ رہا ہوں میں
اشفاقِ نجمی

۵۸

۱۰۵

سورج ستارے چاند کی ضو پر علی کا نام
ہر موج سیل نور کی رو پر علی کا نام
دل میرا کیا بجھائیں گے جھونکے ہواؤں کے
لکھا ہے اس چراغ کی لو ہر علی کا نام
عباس رضانیہ جلال پوری



۱۰۶

آیتوں کو دے رہی ہے مدح حیدر روشنی
لفظ کاغذ پر اتر آئے پہن کر روشنی
آج ابو طالب کا گھر اللہ نے روشن کیا
آج ابو طالب نے کی اللہ کے گھر روشنی
نیرسوی

۱۰۳

وہ پیچھے رہ گئے جو لوگ ڈر کے بھاگے تھے
جو حادثات سے ٹکرا گئے وہ آگے تھے
ہمیں کسی کو بچانا تھا ایک شب سو کر
تمام عمر یہی سوچ کر تو جاگے تھے
نظیر باقری



۱۰۴

مٹھی میں آسمانوں کی قسمت لئے ہوئے
بیٹھے ہوئے ہیں خاک کے اوپر ابو تراب
شاہی کہیں کہیں پہ اٹھائے ہوئے ہے سر
اک اور تخت و تاج کو ٹھوکر ابو تراب
اکبر نوری جرولی

۱۰۹

کعبہ فتح و ظفر میں اے ولی
 شکل محراب دعا شمشیر ہے
 ہے کلید فتح باب مدعا
 ناخن مشکل کشا شمشیر ہے
 ولی دکنی



۱۱۰

سو بار لے گئی سر بازار مفلسی
 ہر بار میں نے اپنا عقیدہ بچا لیا
 میں نے پڑھی تھی اپنی حفاظت کے واسطے
 ناد علی نے سارا علاقہ بچا لیا
 ہلال نقوی لکھنوی

۱۰۷

جو تم کو پڑھ لے اے حق کی معرفت ہو جائے ۔
 تمہارا چہرہ خدا کی کتاب ہے مولّا
 زمیں پار دے دامن مگر سمانہ سکے
 تمہارے جشن کا اتنا ثواب ہے مولّا
 نیر مجیدی



۱۰۸

اگر نشانِ شریا سلف نہیں ہوتے
 تو پھر یہ پھول کبھی زر بکف نہیں ہوتے
 یہ حرف پاؤ گے مولا علی کی چوکھٹ پر
 ہر ایک شہر میں درِ نجف نہیں ہوتے
 وقار ناصری

۱۱۱

خود اپنی طبیعت کا ذرا جائزہ لے لو
حق دیتے ہیں ہم تم کو تمہیں فیصلہ لے لو
ہو جانے دو طے مسئلہ عشق و عداوت
ہم نام علی لیتے ہیں تم آئینہ لے لو
اصغر مہدی ہوش جون پوری

چراغِ حرا (قطعات)

مرتب :-

ڈاکٹر عباس رضانیر

ہدیہ : بارہ روپیہ

ناشر:

عباس بک ایجنسی

رستم نگر، درگاہ حضرت عباس لکھنؤ-۳

فون: 501816 فیکس: 647910 (0522)